

کتابِ دانیال - نمبر چہتر

پیش گوئیوں کی مہر کشائی: 1856 میں روشنی کا انکار اور اس کے نتائج

Jeff Pippenger

2024-02-09

1856 میں "سات زمانے" کی روشنی کی مہر کھل گئی، اور 1863 تک وہ روشنی رد کر دی گئی۔ یہوداہ کے نبی نے یہ روشنی بدکار بادشاہ یربعام تک پہنچائی، اور یربعام نے اس روشنی کو رد کر دیا۔ اشعیاء نے یہی روشنی بدکار بادشاہ آحاز تک پہنچائی، اور اُس نے بھی اس روشنی کو رد کر دیا۔ شیلوح کے حوض سے متعلق اس روشنی کو ٹھکرانے کے سبب، یربعام (شمالی) اور آحاز (جنوبی) دونوں کی مملکتیں بالترتیب 723 قبل مسیح اور 677 قبل مسیح میں شمال کی طرف سے آنے والے ایک بادشاہ کے ہاتھ غلامی میں لے لی گئیں۔

موسیٰ (ہارون کی بغاوت میں)، آحاز کے ساتھ اشعیاء اور دوسرے بادشاہوں کے ساتھ یربعام، ملرائٹ تاریخ کے وفاداروں کی نمائندگی کرتے تھے جو سب آخری دنوں کی بغاوت میں روشنی کے پیغام رساں کی نمائندگی کر رہے تھے۔ 1863 کا "پہلا" آخری ایام کا بحران اور مکاشفہ باب گیارہ کے "عظیم زلزلے" (قرب آئے والا اتوار کا قانون) کا "آخری" آخری ایام کا بحران—ان دونوں کی نمائندگی ان تمام نبوتی خطوط کے ذریعے کی گئی ہے۔ یہوداہ کا نبی ایک ایسے نبی کی نمائندگی کرتا ہے جو اپنی ذمہ داری سے برگشتہ ہو گیا، اور آخرکار اسی قبر میں دفن ہو جاتا ہے جس میں مرتد پروٹسٹنٹ ازم دفن ہے۔ اس کی موت اور تدفین اس کے اس انتخاب کے نتیجے میں ہوئیں کہ اس نے بیت ایل کے جھوٹے نبی کی خوراک کھانے اور پینے کا انتخاب کیا۔

اتوار کے قانون پر پاپائیت (بادشاہ آشور) کے ہاتھوں مغلوب ہونے کا فیصلہ، جس کی مثال یربعام اور آحاز کی شمالی اور جنوبی سلطنتوں کے تتر بتر ہونے سے دی گئی تھی، یہوداہ کے نبی کے انجام سے ہم آہنگ ہے، کیونکہ وہ "شیر" اور "گدھے" کے درمیان مر گیا تھا۔ "شیر" بابل کی علامت ہے جو آخری دنوں میں پاپائیت ہے۔

اور ایسا ہوا کہ روٹی کھانے اور پانی پینے کے بعد اس نے اس کے لیے گدھا کُسا، یعنی اُس نبی کے لیے جیسے وہ واپس لایا تھا۔ اور جب وہ چلا تو راہ میں ایک شیر اس سے ملا اور اسے مار ڈالا؛ اور اس کی لاش راستے میں پڑی رہی اور گدھا اُس کے پاس کھڑا تھا، اور شیر بھی لاش کے پاس کھڑا تھا۔ اور دیکھو، لوگ وہاں سے گزرے اور انہوں نے لاش کو راستے میں پڑا ہوا اور شیر کو لاش کے پاس کھڑا دیکھا؛ اور وہ جا کر اس شہر میں خبر لائے جہاں بوڑھا نبی رہتا تھا۔ اور جب اُس نبی نے جو اسے راستے سے واپس لایا تھا، یہ سنا تو کہا، یہ خدا کا آدمی ہے جس نے خداوند کے کلام کی نافرمانی کی؛ اس لیے خداوند نے اسے شیر کے حوالے کیا جس نے اسے چیر ڈالا اور مار ڈالا، خداوند کے اُس کلام کے مطابق جو اُس نے اس سے کہا تھا۔ اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، میرے لیے گدھا کُسو۔ اور انہوں نے گدھا کُسا دیا۔ پھر وہ گیا اور اس کی لاش کو راستے میں پڑا ہوا پایا، اور گدھے اور شیر کو لاش کے پاس کھڑا دیکھا؛ شیر نے لاش نہ کھائی تھی اور نہ گدھے کو پھاڑا تھا۔ تب نبی نے خدا کے آدمی کی لاش اٹھائی اور اسے گدھے پر رکھ کر واپس لایا؛ اور بوڑھا نبی شہر میں آیا تاکہ اس پر ماتم کرے اور اسے دفن کرے۔ اور اس نے اس کی لاش اپنی ہی قبر میں رکھ دی؛ اور وہ اس پر ماتم کرتے ہوئے کہنے لگے، افسوس، اے میرے بھائی! اور ایسا ہوا کہ جب اس نے اسے دفن کر دیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، جب میں مر جاؤں تو مجھے اسی قبر میں دفن کرنا جس میں خدا کا آدمی دفن ہے؛ میری ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے پاس رکھنا۔ کیونکہ جو بات اس نے خداوند کے کلام کے موافق بیت ایل کے مذبح کے خلاف اور سامرہ کے شہروں میں جتنے اونچے مقاموں کے گھروں کے خلاف پکاری، وہ ضرور پوری ہوگی۔ اول سلاطین 11:13-32۔

یہوداہ کا نبی دو علامتوں کے درمیان فوت ہوا۔ شیر بابل کی علامت ہے، اور آخری ایام میں جدید بابل شمال کا بادشاہ ہے، جو دانی ایل باب گیارہ، آیت پینتالیس میں کسی مددگار کے بغیر اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ اس کے اقتدار کی علامت سورج کی پرستش ہے، جو چوتھی مکروہ چیز ہے، اور حزقی ایل باب اٹھ میں لاودکیائی ایڈونٹزم کی چوتھی نسل کو سورج کی طرف سجدہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ملر کے خواب میں اسے دکھایا گیا کہ نہ صرف جواہرات بکھر گئے اور ڈھانپ دیے گئے، بلکہ وہ صندوقچہ بھی، جو بائبل کی نمائندگی کرتا تھا، چاک کر دیا گیا۔

ایڈونٹزم کی تیسری نسل میں، بائبل کے نام نہاد جدید تراجم کے استعمال کو متعارف کرانے کے کام کو ایڈونٹزم کی قیادت نے فروغ دیا۔ وہ نام نہاد جدید تراجم فاسد مخطوطات کے ایک مجموعے سے ماخوذ تھے جنہیں گناہ کے آدمی کے علمائے الہیات اور منحرف پروٹسٹنٹ ازم فروغ دیتے ہیں۔ میلر کا صندوق کنگ جیمز ورژن تھا، جو غیر فاسد مخطوطات سے ترجمہ کیا گیا تھا۔

لاؤدقیائی ایڈونٹزم کی چوتھی نسل تک، کلیسیا ورلڈ کونسل آف چرچز، جو رومی کلیسیا اور اس کی بیٹیوں کا ایک گٹھ جوڑے، میں شامل ہو چکی تھی۔ ایڈونٹزم نے برسوں تک، اپنے سوئے ہوئے ریوڑ کی تسلی کے لیے، یہ دلیل دی کہ وہ ورلڈ کونسل آف چرچز میں محض "مبصر" ہیں، یہاں تک کہ اس بدی کے اتحاد کے آئینی ضوابط سے یہ بات آشکار ہوئی کہ "مبصر" کا درجہ دراصل مکمل حق رائے دہی رکھنے والے رکن کے برابر ہے!

اپنی چوتھی نسل میں انہوں نے دو بار "مرد گناہ" کو سونے کا تمغہ عطا کیا۔ کم از کم ان میں سے ایک تمغے پر مسیح کی دوسری آمد کے کیتھولک تصور کی نقش بندی تھی، جس میں یسوع کو اپنی واپسی پر زمین پر اپنا پاؤں رکھتے ہوئے دکھایا گیا تھا، اور اس میں مسیح کے پیچھے کیتھولک سورج نما بالہ نور بھی تھا، اور چوتھے حکم کی کیتھولک مختصر صورت بھی، جس میں بس یہ لکھا تھا، "سبت کو یاد رکھو"۔ ایک عدالتی کارروائی میں (جو کہ ایک قانونی اعلان ہے)، جنرل کانفرنس کے صدر نے گواہی دی کہ سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا پہلے یہ مانتی تھی کہ پاپائیت ضد مسیح ہے، لیکن ان کی کلیسیا نے کافی عرصہ پہلے اس عقیدے کو "تاریخ کے کوڑے دان" میں پھینک دیا تھا۔

چوتھی مکروہ چیز (نسل) وہ ہے جہاں یروشلم کی کلیسیا کے پچیس رہنما سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ تدریجی مکروہات کی ابتدا اس غیرت کی مورت سے ہوئی جو مدخل پر نصب کی گئی تھی، جو ابتدا کی نشاندہی کرتی تھی۔ یہوداہ کا نبی بالآخر مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے ساتھ دفن ہو جاتا ہے، اور شیر (بابل) اسے ہلاک کر دیتا ہے، کیونکہ وہ مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے طریقہ کار کی طرف لوٹ گیا تھا، اور اس لیے وہ یہ پہچان نہیں پاتا کہ رویا کو قائم کرنے والی روم ہے، اور جہاں مرد گناہ کی علامت کے ذریعے کوئی رویا قائم نہ ہو، آخرکار تم مرد گناہ ہی کے ساتھ جا ملتے ہو۔

جو لوگ لفظ کے فہم میں الجھ جاتے ہیں، جو ضد مسیح کے معنی سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ یقیناً خود کو ضد مسیح کے فریق میں شامل کر دیں گے۔ Kress Collection, 105.

یہوداہ کے نبی کو بیت ایل کے جھوٹے نبی کے ساتھ دفن کیا گیا، جس نے اسے اپنا "بھائی" قرار دیا، اور وہ دو علامتوں کے درمیان مردہ پایا گیا۔ "شیر" اس بات کی نمائندگی کرتا تھا کہ وہ ضد مسیح کو سمجھنے میں ناکام رہا، اور "گدھا" اسلام کی علامت ہے۔ لاودکیائی ایڈونٹسٹ ازم نے 11 ستمبر 2001 کے بارے میں اپنی خاموشی کے ذریعے پہلے ہی یہ دکھا دیا ہے کہ وہ یہ نہیں پہچانتا کہ تیسری مصیبت میں اسلام کا موضوع ہی نصف شب کی پکار، آخری بارش کا پیغام ہے۔ آخری بارش کے پیغام کو نہ پہچاننا موت ہے! آخری بارش 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی جب مکاشفہ اٹھارہ کا زبردست فرشتہ نازل ہوا، جب نیویارک شہر کی عظیم عمارتیں گرا دی گئیں۔ "بارش" ایک پیغام ہے، اور اس پیغام کو حاصل کرنے کے لیے اسے پہچاننا ضروری ہے۔

ہمیں آخری بارش کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ وہ اُن سب پر نازل ہو رہی ہے جو ہم پر برستی ہوئی فضل کی شبلم اور بارش کو پہچانیں اور اسے اپنا لیں۔ جب ہم نور کے ذرات کو سمیٹتے ہیں، جب ہم خدا کی یقینی رحمتوں کی قدر کرتے ہیں، جو یہ پسند کرتا ہے کہ ہم اس پر بھروسا کریں، تو ہر وعدہ پورا ہو جائے گا۔ [اشعیا 61:11 مقتبس۔] ساری زمین خدا کے جلال سے بھر دی جائے گی۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمٹری، جلد 7، صفحہ 984۔

"ساری زمین" کو معلوم ہے کہ 11 ستمبر 2001 کو کیا ہوا تھا، لیکن وہاں سے شروع ہونے والے اس پیغام کو قبول کرنے کے لیے، جو بالآخر خدا کے جلال سے ساری زمین کو منور کرتا ہے، ضروری ہے کہ اس پیغام کو پہچانا جائے۔ لفظ "recognize" کا مطلب ہے: "کسی علم کو یاد کر لینا یا اسے دوبارہ حاصل کر لینا، چاہے اس علم کا اقرار کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ ہم کسی شخص کو دور سے پہچان لیتے ہیں، جب ہمیں یاد آتا ہے کہ ہم اسے پہلے دیکھ چکے ہیں، یا ہم اسے پہلے سے جانتے رہے ہیں۔ ہم اس کے خدوخال یا اس کی آواز کو پہچانتے ہیں۔" ویسٹرز 1828 ڈکشنری۔

11 ستمبر 2001 کو جو آخری بارش کا پیغام آیا تھا، اسے ایک لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ اسی صورت میں پہچان سکتا ہے جب وہ یہ پہچانے کہ وہ ماضی میں الہی قدرت کے اسی ظہور کو دیکھ چکا ہے۔ 11 اگست 1840 کو مکاشفہ باب دس کا زور آور فرشتہ نازل ہوا، جب اسلام کے دوسرے افسوس کی نبوت پوری ہوئی تھی۔ وہ تاریخ بالکل اسی طرح دہرائی گئی جب 11 ستمبر 2001 کو مکاشفہ باب اٹھارہ کا زور آور فرشتہ نازل ہوا، جب اسلام کے تیسرے افسوس کی نبوت پوری ہوئی، اور تیسرے افسوس میں اسلام کو نہ پہچاننا، جنگلی عربی گدھے کے ذریعے اس موت تک اٹھا کر لے جائے جانے کے مترادف ہے جو جدید بابل کے شیر کے ہاتھوں آتی ہے۔

افرائیم کے بے نوش، جو مہر بند کتاب کو پڑھ نہیں سکتے، ملرائٹ تاریخ کی تکرار کو نہیں دیکھ سکتے، کیونکہ اس پہچان کی بنیاد آخری بارش کے "سطر پر سطر" والے طریقہ کار پر ہے۔ یہ تصور کہ ملرائٹ تاریخ میں خدا کی قدرت کا ظہور آخری ایام میں دہرایا جاتا ہے، مرتد پروٹسٹنٹ اور کیتھولکیت کے طریقہ کار سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

"وہ فرشتہ جو تیسرے فرشتے کے پیغام کی منادی میں شرکت کرتا ہے، اپنے جلال سے تمام زمین کو روشن کرے گا۔ یہاں ایک ایسے کام کی پیشین گوئی کی گئی ہے جو عالمی پیمانے پر وسعت رکھتا ہوگا اور غیر معمولی قوت کا حامل ہوگا۔ 1840 تا 1844 کی آمد مسیح کی تحریک خدا کی قدرت کا شاندار مظاہرہ تھی؛ پہلے فرشتے کا پیغام دنیا کے ہر مشنری مرکز تک پہنچایا گیا، اور بعض ممالک میں مذہبی دلچسپی اپنی انتہا پر تھی، ایسی جو سولہویں صدی کی اصلاح مذہب کے بعد کسی بھی سرزمین میں دیکھی نہیں گئی؛ لیکن ان سب کو تیسرے فرشتے کی آخری تنبیہ کے تحت اٹھنے والی زور آور تحریک پیچھے چھوڑ دے گی۔" دی گریٹ کنٹروورسی، 611۔

جدید اسرائیل کے اندھے رہنما اپنے طریقہ کار کے باعث اس حقیقت کو رد کرنے پر مجبور ہیں کہ آخری دنوں میں خدا کی قدرت کا ظہور پھر سے ہوگا، جیسے کہ پہلے زمانوں میں ہوا تھا۔

ادخ لہ پے س بس—س دم اک دن وادخ—ای سی لک ہک یہ ے تھکی د مہ ناہی
دی ن شور می طع ے ن ادخ یہ ن ج، گ رزب ہو۔ یئ وہ راکش اک برض ی ک ب ضغ ے ک
، ے ہت ے ہر ے ژھک رک ن ب ن ابہ گن ے ک تادافم ی ن ا حور ے ک سو گول و ج روا ی ہت
سوہ نا۔ ی ک تن ایخ ی م تن اما ی ن پ ا ے ن سوہ نا تھک ا ہت ای ل رک رای تخا ف قوم ہی
ے ی ہاچ ی ن رک ی ہن شالت ی ک روہظ ن ای امن ے ک تردق ی ک ادخ روا تاز ج ع م ی مہ
مد ع ے ک نا ظاف ل ا ہی۔ یہ ے ئ گ ل دب ے نام ز۔ ی ہت ی م و ن نام ز ہ ق باس ہک اسی ج
ہن اگ ے رک ی کی ہن ہن دن وادخ: یہ ے تھک ہو روا، یہ ے تید تی وقت وک نام ی
سوی۔ اگ ے ئ ا ہن ے ن رک تل ادع ی ک سو گول ے ن پ ا ہک ے ہ می ح ر دق سا ہو۔ ی دب
ی ہبک رھپ و ج ے ی ت وہ دن لب ے س ہن م ے ک و درم ن ا ادص ی ک 'ن ما روا ی ت مال س'

نَا وک سوگول کے ادخ ہکاتے گے نیرک ہن دن لب دن نام ی کے گن سرن زاوی ن پ ا
 ہی۔ نیرک ہاگ آے س وہ ان گ کے نَا وک ہن ارہگ کے بوقعی روا سواطخ ی
 وک ماقتنا ہن اداع کے ادخ مہرب ی ہو، ہت ہی ہن یت کنوہب وچ یت کے گن وگ
 وہ کالہ ہت اس کی بس چے ہن روا نای راونک، درم۔ ہی ہ یت ترک سوس ح م
 211، 5 دلج، زی نوم یٹ سیٹ۔ ہی ہ یت تاج

یروشلم کے ان پڑھوں پر حکمرانی کرنے والے اہل علم کی لاو دیقی نابینائی پچھلی بارش کو پہچاننے سے
 قاصر ہے، کیونکہ یہ لوگ نہ صرف ایک بگاڑا ہوا بائبل طریقہ کار اختیار کرتے ہیں بلکہ ان کی باطل
 دلیل آرائی کے نتائج انہیں اس مقام تک پہنچا دیتے ہیں کہ وہ آئندہ خدا کی قدرت کے کسی بھی ظہور
 کا، جیسے کہ قدیم زمانوں میں ہوتا رہا ہے، انکار کریں گے۔ تاہم ملاکی تین یہ بیان کرتا ہے کہ جب قاصد
 عہد بنی لاوی کو ظاہر کرے گا، تب ہدیہ ویسا ہوگا جیسا قدیم دنوں میں تھا۔

سچا گواہ فرماتا ہے، "میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں۔" "توبہ کر، اور پہلے اعمال کر۔" یہی اصل
 کسوٹی ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی روح دل میں کام کر رہی ہے تاکہ تجھے اپنی محبت
 سے معمور کرے۔ "میں جلد تیرے پاس آؤں گا، اور اگر تو توبہ نہ کرے تو تیرا چراغ دان اپنی جگہ
 سے ہٹا دوں گا۔" کلیسیا اس لیے ثمر درخت کی مانند ہے جسے شبنم، بارش اور دھوپ میسر آتی ہے،
 اور جسے بہت سا پھل لانا چاہیے تھا، مگر جب خدا کی طرف سے تفتیش ہوتی ہے تو اس پر پتوں کے
 سوا کچھ نہیں پایا جاتا۔ ہماری کلیسیاؤں کے لیے کتنا نہایت سنجیدہ خیال! بلکہ ہر ایک فرد کے لیے
 بھی نہایت سنجیدہ! خدا کا صبر اور بردباری حیرت انگیز ہے؛ لیکن "اگر تو توبہ نہ کرے" تو یہ ختم
 ہو جائے گا؛ کلیسیائیں، ہمارے ادارے، کمزوری سے کمزوری، سرد رسمیت سے مردنی تک جاتی رہیں
 گی، جبکہ وہ کہہ رہے ہوں گے، "میں دولت مند ہوں، مال و دولت میں بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی
 چیز کی ضرورت نہیں۔" سچا گواہ فرماتا ہے، "اور تجھے خبر نہیں کہ تو خستہ حال، اور قابل رحم،
 اور غریب، اور اندھا، اور ننگا ہے۔" کیا وہ کبھی اپنی حالت کو واضح طور پر دیکھیں گے؟

کلیسیاؤں میں خدا کی قدرت کا ایک حیرت انگیز ظہور ہونا ہے، لیکن وہ ان پر کارفرما نہ ہوگا
 جنہوں نے خداوند کے حضور فروتنی اختیار نہیں کی، اور اعتراف اور توبہ کے ذریعے دل کا دروازہ
 نہیں کھولا۔ اس قدرت کے اس ظہور میں جو خدا کے جلال سے زمین کو منور کرتا ہے، وہ اپنی
 نابینائی میں اسے صرف ایسی چیز سمجھیں گے جو خطرناک ہے، ایسی چیز جو ان کے خوف کو ابھار
 دے گی، اور وہ اس کی مزاحمت کے لیے خود کو تیار کر لیں گے۔ چونکہ خداوند ان کے خیالات اور
 توقعات کے مطابق کام نہیں کرتا، وہ اس کام کی مخالفت کریں گے۔ 'کیوں،' وہ کہتے ہیں، 'جب ہم
 اتنے برسوں سے اس کام میں ہیں، ہمیں روح خدا کو کیوں نہ پہچاننا چاہیے؟' — اس لیے کہ انہوں نے
 خدا کے پیغامات کی تنبیہات اور التجاؤں پر دھیان نہ دیا، بلکہ مسلسل یہ کہتے رہے، 'میں دولت مند
 ہوں، اور مال سے بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔' قابلیت اور طویل تجربہ
 انسانوں کو نور کے وسیلے نہیں بناتے، جب تک کہ وہ خود کو آفتاب صداقت کی روشن کرنوں کے
 نیچے نہ رکھیں، اور روح القدس کی عطا سے بلائے جائیں، اور برگزیدہ ہوں، اور تیار کیے جائیں۔ جب
 وہ لوگ جو مقدس امور سے سروکار رکھتے ہیں خدا کے زور آور ہاتھ کے نیچے فروتنی اختیار کریں گے،
 تو خداوند انہیں سر بلند کرے گا۔ وہ انہیں بصیرت والے آدمی بنائے گا — اپنی روح کے فضل سے
 مالا مال لوگ۔ ان کی ذات کی سخت، خود غرض خصوصیات، ان کی ہٹ دھرمی، نور عالم سے
 پھوٹی روشنی میں نمایاں ہو جائیں گی۔ 'میں جلد تیرے پاس آؤں گا، اور اگر تو توبہ نہ کرے تو
 تیرا چراغ دان اپنی جگہ سے ہٹا دوں گا۔' اگر تم اپنے سارے دل سے خداوند کو تلاش کرو گے تو وہ
 تمہیں مل جائے گا۔ ریویو اینڈ ہیرالڈ، 23 دسمبر، 1890ء۔

یہودیہ کے نبی کی موت کی نمائندگی دونوں سے کی گئی ہے: عصر حاضر کے بابل کے "شیر" سے، جو
 نبوتی تاریخ کی رؤیا کو قائم کرنے والی نبوتی علامت ہے، اور "گدھے" سے بھی۔ کتب مقدس میں اسلام
 کا پہلا ذکر اُس وقت ملتا ہے جب اسماعیل کو "وحشی آدمی" کے طور پر متعارف کرایا جاتا ہے۔

اور وہ ایک وحشی آدمی ہوگا؛ اس کا ہاتھ ہر ایک کے خلاف ہوگا، اور ہر ایک کا ہاتھ اس کے خلاف؛ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے سکونت کرے گا۔ پیدائش 16:12۔

کتاب مقدس میں "ابتدائی ذکر کا اصول" یہ واضح کرتا ہے کہ کسی بھی رمز کی تمام خصوصیات اسی اولین ذکر میں مضمحل ہوتی ہیں، کیونکہ خدا کا کلام ایک بیچ ہے، اور بیچ میں وہ تمام ڈی این اے موجود ہوتا ہے جو پورے پودے کو ثمر تک پہنچانے کے لیے ضروری ہے۔ جس لفظ کا ترجمہ "جنگلی آدمی" کیا گیا ہے، وہ دراصل "عربی جنگلی گدھے" کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ "صحائف حق" میں "گدھا" اسلام کی علامات میں سے ایک ہے۔

باب سینتیس میں حزقی ایل کا وہ پیغام جو مردہ ہڈیوں میں جان ڈال کر انہیں ایک زبردست لشکر کی صورت میں کھڑا کر دیتا ہے، تیسری مصیبت کا اسلامی پیغام ہے، اور یہی پیغام آخری دنوں کی آدھی رات کی للکار کا پیغام ہے۔ بہن وائٹ صاف طور پر تعلیم دیتی ہیں کہ مسیح کا یروشلیم میں ظفرمندانہ داخلہ آدھی رات کی للکار کے پیغام کی نمائندگی کرتا تھا۔

"آدھی رات کی پکار اتنی زیادہ دلیل کے ذریعے نہیں پھیلی تھی، اگرچہ کتاب مقدس کے ثبوت واضح اور قطعی تھے۔ اس کے ساتھ ایک محرک قوت تھی جو روح کو ہلا دیتی تھی۔ کوئی شک نہ تھا، کوئی سوال نہیں اٹھتا تھا۔ مسیح کے یروشلیم میں فاتحانہ داخلے کے موقع پر، ملک کے ہر حصے سے عید منانے کو جمع ہونے والے لوگ زیتون کے پہاڑ کی طرف اُمد آئے، اور جب وہ اُس ہجوم میں شامل ہوئے جو یسوع کی معیت میں چل رہے تھے، تو وہ اُس گھڑی کے جوش سے سرشار ہو گئے اور نعرہ بلند کرنے میں شریک ہو گئے، 'خداوند کے نام سے آئے والا مبارک ہے!' [21:9] 21:9] اسی طرح غیرایمان دار بھی جو ایڈونٹسٹ اجتماعات میں اُمد آئے—کچھ تجسس سے، کچھ محض تمسخر کے لیے—اُس پیغام کے ساتھ موجود قائل کرنے والی قوت کو محسوس کرتے تھے، 'دیکھو، دولہا آتا ہے!'" روح نبوت، جلد 4، 250۔

یسوع مسیح کا مکاشفہ وہ آخری پیغام ہے جو آخری ایام میں مہر کھلنے پر ظاہر ہوتا ہے، اور اس میں تیسرے بائے سے متعلق اسلام بھی شامل ہے۔ جب مسیح—جو وہی پیغام ہیں جو مہر کھلنے پر ظاہر ہوتا ہے—یروشلیم میں داخل ہوئے اور یوں آخری ایام کی آدھی رات کی پکار کی تمثیل قائم کی، تو انہیں (ان کا پیغام) ایک "گدھے" پر اٹھا کر لے جایا گیا۔ مسیح کی راستبازی کا آخری پیغام اسلام اٹھائے ہوئے ہے۔

اسلام ایک وحشی آدمی تھا، ہے اور رہے گا، جیسا کہ عربی جنگلی گدھے کے ذریعے اس کی نمائندگی کی گئی ہے، اور جو کوئی دیکھنا چاہتا ہے (اور بہت سے ایسے ہیں جو دیکھنا نہیں چاہتے)، وہ آسانی سے "پہچان" سکتا ہے کہ جو جنگ اس وقت اسلام کی طرف سے جاری ہے وہ وحشیانہ پاگل پن ہے۔ خودکشی کرنے کی آمادگی، اس یقین کے ساتھ کہ آخرت میں کوئی بڑا جنسی انعام ملے گا، شیطانی پاگل پن ہے۔ اسلام کے اولین ذکر میں یہ بتایا گیا تھا کہ اسلام ایک وحشی آدمی ہوگا۔

اسلام کی جنگجوئی تمام انسانیت کو تیسری مصیبت کی بڑھتی ہوئی جنگ کے خلاف لڑنے کے لیے اکٹھا کر دیتی ہے۔ اسلام ایک عالمی حکومت کے نفاذ کے لیے پیشگویانہ منطبق ہے، اور عالمیت پسند یہ تعلیم دیتے ہیں کہ انہوں نے دوسری عالمی جنگ کے بعد دانستہ طور پر یہودیوں کو واپس سرزمین اسرائیل میں بسایا تاکہ وہ یہودیوں کے خلاف اسلام کی قدیم عداوت کو استعمال کر کے تیسری عالمی جنگ شروع کر سکیں۔ عالمیت پسندوں کا یقین ہے، اور وہ دہائیوں سے یہ تعلیم دیتے آئے ہیں، کہ اپنی ایک عالمی حکومت قائم کرنے کے لیے انہیں تیسری عالمی جنگ درکار ہوگی۔ عالمیت پسندوں کے فاسد مقاصد، جیسا کہ ان کے اپنے الفاظ سے ظاہر ہے، اسلام کے بائبل میں بیان کردہ کردار سے مطابقت رکھتے ہیں۔

ممکن ہے کہ اسماعیل کے پیشگویانہ ڈی این اے کا سب سے سنگین پہلو، اُس آیت میں جہاں اس کا پہلی بار ذکر ہوتا ہے، یہ حقیقت ہو کہ اس کی روح، جو ایک "وحشی آدمی" کی روح ہے، "اپنے تمام

بھائیوں کے سامنے سکونت کرتی ہے۔" یہ تصور کہ صرف انتہاپسند اسلام کے چند فرقے تیسری "ہائے" میں شامل ہوں گے، خدا کے کلام سے میل نہیں کھاتا۔ سیاسی طور پر موزوں سمجھی جانے والی عام رائے کہ ہر مذہبی مسلک میں چند کالی بھیڑیں ہوتی ہیں، اور یہ کہ مسلم مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت امن پسند شہری ہے، نہ تو ان کی اپنی مقدس کتاب سے مطابقت رکھتی ہے اور نہ بائبل سے۔

قرآن یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ کے ہر پیروکار پر یہ فرض ہے کہ وہ پوری دنیا کو شریعت کے مطابق بنا دے، اور کتاب پیدائش میں اسلام کا پہلا ذکر یہ نشاندہی کرتا ہے کہ اسماعیل کی "جنگلی آدمی" والی روح ہر پیروکار اسلام میں ہوگی۔ قرآن براہ راست اپنے ماننے والوں کو یہ سکھاتا ہے کہ وہ ان علاقوں میں شرافت کا دکھاوا کریں جہاں ان کے پاس ابھی یہ قدرت نہیں کہ وہ اپنی مذہبی حکمرانی آبادی پر مسلط کر سکیں، بالکل اسی طرح جیسے کیتھولک مذہب۔

یہوداہ کا نبی اُس وقت یربعام کا سامنا کرنے آیا جب اُس کی بادشاہی پہلی بار قائم ہوئی۔ مرتد پروٹسٹنٹ ازم 1844 میں شروع ہوا، اور اس کا فوراً سامنا ملیرائٹ ایڈونٹ ازم سے ہوا جو قدس الاقداس میں داخل ہو چکے تھے اور خدا کی شریعت، بشمول ساتویں دن کے سبت، کو دریافت کر چکے تھے۔ ملیرائٹ ایڈونٹ ازم کو، جیسا کہ یرمیاہ کی نمائندگی میں بتایا گیا، خدا کی طرف لوٹنے کو کہا گیا، مگر کبھی بھی "ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس" میں واپس نہ جانے کو۔ یہوداہ کے نبی کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ جس راستے سے آیا تھا اسی سے واپس نہ جائے اور نہ ہی بیت ایل کے جھوٹے نبی کا کچھ کھائے یا پیئے، مگر اس نے ایسا کیا۔ یہوداہ کے نبی کی موت کو علامتی طور پر دو علامتوں کے درمیان رکھا گیا جو پاپائیت اور اسلام کی نمائندگی کرتی تھیں۔ لاودکیائی ایڈونٹ ازم ان دو حقیقتوں کو دیکھ نہیں سکتی کیونکہ 1863 میں انہوں نے اپنی ہی روحانی آنکھیں پھوڑ ڈالیں، اور ولیم ملر کے اختیار کردہ جواہرات اور طریق کار پر پردہ ڈالنے کا عمل شروع کیا تاکہ ایڈونٹ ازم کی بنیادیں نقلی سکے اور جواہرات سے، اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم اور کیتھولکیت کے طریق کار سے قائم کی جائیں۔

"گندگی صاف کرنے والا آدمی" اب اپنا فرش صاف کر رہا ہے اور جواہرات کو بحال کر کے انہیں ملر کو دے رہا ہے تاکہ وہ انہیں اپنی میز پر رکھے، مگر ایڈونٹ ازم اس عقیدے سے اندھا ہے کہ وہ بقیہ لوگ ہیں جنہیں 1844 میں اس کی قوم کے طور پر اٹھایا گیا تھا۔

اور اپنے دلوں میں یہ نہ کہو کہ ہمارا باپ ابراہیم ہے، کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا ان پتھروں سے ابراہیم کے لیے اولاد اٹھا سکتا ہے۔ اور اب بھی کلہاڑا درختوں کی جڑ پر رکھا ہوا ہے، پس جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹ ڈالا جاتا ہے اور آگ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ میں تو تمہیں توبہ کے لیے پانی سے بیتسمہ دیتا ہوں، مگر جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زیادہ زور آور ہے، میں اس کے جوتے اٹھانے کے بھی لائق نہیں، وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بیتسمہ دے گا۔ اس کا چھاج اس کے ہاتھ میں ہے، اور وہ اپنی کھلیان کو اچھی طرح صاف کرے گا اور اپنی گندم کو غلے کے کوٹھے میں جمع کرے گا، لیکن بھوسہ نہ بچھنے والی آگ میں جلائے گا۔ متی 9:3-12.

لاودکیائی ایڈونٹ ازم خداوند کے منہ سے اُگل دیا جائے گا، سوائے اُن افراد کے جو ممکن ہے توبہ کر لیں۔ لاودکیائی ایڈونٹ ازم کو اسی قبر میں دفن کیا جائے گا جس میں وہ سابقہ عہد کے لوگ دفن ہیں جنہوں نے ملر کے پیغام کو رد کر دیا تھا، کیونکہ اب وہ بھی ایک لاکھ چوالیس ہزار کے حوالے سے سابقہ عہد کے لوگ ہیں۔ 1863 کی بغاوت کی مثال اُس نبی سے ملتی ہے جو یہوداہ سے آیا تھا، جس نے بادشاہ یوشیاہ کے بارے میں پیش گوئی بھی کی تھی۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

دنیا کی مانند بننے کے بجائے، ہمیں دنیا سے بتدریج زیادہ الگ اور ممتاز ہونا ہے۔ شیطان کلیساؤں کے ساتھ مل چکا ہے اور ملتا رہے گا تاکہ خدا کی سچائی کے خلاف ایک زبردست کوشش کرے۔ دنیا پر اثر انداز ہونے کے لیے خدا کے لوگوں کی طرف سے کیا جانے والا ہر کام تاریکی کی قوتوں کی جانب

سے سخت مخالفت کو ابھارے گا۔ دشمن کی آخری بڑی کشمکش نہایت پختہ ہوگی۔ یہ تاریکی کی قوتوں اور روشنی کی قوتوں کے درمیان آخری جنگ ہوگی۔ خدا کا ہر سچا فرزند مسیح کے ساتھ دلیری سے لڑے گا۔ جو اس عظیم بحران میں اپنے آپ کو خدا کی نسبت دنیا کی طرف زیادہ جھکا دیتے ہیں، وہ آخر کار خود کو پوری طرح دنیا کی طرف کر لیں گے۔ جو کلام کی سمجھ میں الجھ جاتے ہیں، جو ضد مسیح کے مفہوم کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ یقیناً اپنے آپ کو ضد مسیح کے ساتھ کھڑا کر دیں گے۔ اب ہمارے پاس دنیا کے ساتھ ہم رنگ ہونے کا وقت نہیں۔ دانی ایل اپنے حصے اور اپنی جگہ پر کھڑا ہے۔ دانی ایل اور یوحنا کی نبوتیں سمجھی جانی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی تشریح کرتی ہیں۔ وہ دنیا کو ایسی سچائیاں دیتی ہیں جنہیں ہر شخص کو سمجھنا چاہیے۔ یہ نبوتیں دنیا میں گواہ بننے والی ہیں۔ ان کی تکمیل کے ذریعے ان آخری دنوں میں وہ خود اپنی تشریح کریں گی۔

خداوند عنقریب دنیا کو اس کی بدکرداری کے سبب سزا دینے والا ہے۔ وہ ان مذہبی اداروں کو بھی سزا دینے والا ہے جنہوں نے انہیں دیے گئے نور اور حق کا انکار کیا ہے۔ ایک عظیم پیغام، جو پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کو یکجا کرتا ہے، دنیا کو دیا جانا ہے۔ یہی ہمارے کام کا اصل محور ہوگا۔ جو واقعی مسیح پر ایمان رکھتے ہیں وہ علانیہ یہوواہ کی شریعت کے مطابق چلیں گے۔ سبت خدا اور اس کی قوم کے درمیان نشان ہے، اور ہمیں سبت کی پابندی کر کے خدا کی شریعت کے ساتھ اپنی موافقت کو نمایاں کرنا ہے۔ یہ خدا کے برگزیدہ لوگوں اور دنیا کے درمیان امتیاز کی علامت ہوگی۔ خدا کے ساتھ وفادار رہنا بہت معنی رکھتا ہے۔ اس میں صحت کی اصلاح بھی شامل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری غذا سادہ ہو، اور ہم ہر بات میں اعتدال اختیار کریں۔ کھانوں کی بہت سی اقسام جو اکثر دسترخوانوں پر دکھائی دیتی ہیں ضروری نہیں بلکہ نہایت مضر ہیں۔ ذہن اور بدن کو صحت کی بہترین حالت میں محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ ذمہ داریاں انہی کو سپرد کی جائیں جو خدا کی معرفت اور خوف میں تربیت یافتہ ہوں۔ جو لوگ مدتوں سے حق میں ہیں مگر پھر بھی راستبازی کے پاک اصولوں اور بدی کے اصولوں میں فرق نہیں کر سکتے، جن کی عدل، رحمت اور محبت خدا کے بارے میں سمجھ دھندلا چکی ہے، انہیں ذمہ داری سے سبکدوش کر دینا چاہیے۔

خدا کے پاس اپنے لوگوں کے سیکھنے کے لیے اہم سبق ہیں۔ اگر یہ سبق پہلے ہی سیکھ لیے گئے ہوتے تو اس کا کام آج جہاں ہے وہاں نہ ہوتا۔ ایک بات ضرور کی جانی چاہیے: سچائی کو واعظین یا ذمہ دار مناصب پر فائز افراد سے ان کی ناراضی مول لینے کے خوف سے نہ روکا جائے۔ ہمارے اداروں کے ساتھ ایسے افراد وابستہ ہوں جو فروتنی اور حکمت کے ساتھ خدا کی پوری مشورت بیان کریں۔ خدا کا غضب ان کے خلاف بھڑک اٹھا ہے جنہوں نے نفسانی اطمینان اور قیمت میں اس کے انتظام سے حقارت برتی ہے۔ وہ اس کام کی ترقی کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔

ہر باطل طریقہ فریب ہے، اور اگر اسے برقرار رکھا جائے تو بالآخر تباہی لائے گا۔ پس خداوند ان لوگوں کو، جو باطل منصوبوں پر قائم رہتے ہیں، ہلاک ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ اسی وقت جب تعریف و خوشامد کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، اچانک تباہی آتی ہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو وفائی کے باعث دوسروں کو ملی ہوئی توبیخ سے واقف ہونے کے باوجود نصیحت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ یہ دوگنا مجرم ہیں۔ وہ خداوند کی مرضی جانتے تھے مگر اس پر عمل نہ کیا۔ ان کی سزا ان کے قصور کے مطابق ہوگی۔ انہوں نے خداوند کے کلام پر کان نہ دھرا۔ Kress Collection, 105, 106.